رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷
REGD No. P. 67

جلد ۱۷ | ۹ ہجرت ۱۳۴۷ ہش | ۱۰ صفر ۱۳۸۸ھ | ۹ مئی ۱۹۶۸ء | شمارہ ۱۹

اخبار احمدیہ

قادیان ۷ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ تاحال قادیان تشریف نہیں لائے۔ آپ کی صحت کے متعلق بذریعہ ڈاک جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے کہ موصوف ۱۵ اپریل کی صبح سے گلے اور سانس کی نالی میں سوزش کی وجہ سے بخار ہوا۔ انفلوائنزا بخار سات روز تک رہا نارمل نہ ہوا۔ آٹھویں روز بخار نارمل ہوا۔ مگر گلے کی آواز بالکل بند ہو گئی تھی جو ۲۵/۲۸ کو صاف ہوئی۔ ویسے ابھی بھی آواز بہت بھاری ہے مگر دری آ گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

● مکرم قریشی یونس احمد صاحب اسلم کی بیماری بدستور چل رہی ہے۔ گاہے گاہے تکلیف بڑھ جاتی ہے کامل و عاجل صحت یابی کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

دل کا چین کیسے حاصل ہو سکتا ہے

از مکرم سید حمید الدین احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ جمشید پور

آج کی بدلتی دنیا میں ہر شخص اسباب کا متمنی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خوش حال ہو۔ اور عیش و عشرت کے سامان اس کے لئے وافر طور پر موجود ہوں وہ دولت حاصل کرنے میں جائز و ناجائز حیلے بہانوں سے کام لیتا ہے۔ تھوڑے ایسے جو دولت کے سمیٹنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور بہت ہیں جو کہ افلاس اور غربت کے شکار ہیں۔ مگر دونوں طبقے ہی دل کے چین سے محروم ہیں۔ ہاں بالکل محروم ہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ دولتمند ہر طرح خوشحال ہے اور اپنی ہر اچھی اور بُری خواہش پوری کر لیتا ہے۔ اس لئے اس کو دل کا چین نصیب ہے۔ مگر یہ آپ کا خام خیالی ہے۔ ایسے ہر دولتمند کو خطرہ درپیش ہے کہ اس کے دشمن اس پر حاوی نہ ہو جائیں۔ نیز اس کے دوست مار آستین نہ ثابت ہوں۔ وہ گڑھتا ہے کہ ساری دولت اس کی ہونی چاہیئے اور کل دنیا اس کے تابع فرمان ہو۔ اس کے حرص و آز کی انتہا نہیں ہے۔ وہ ہر وقت اس پیچ و تاب میں رہتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت اس کے انبار میں جمع ہو۔ کیا یہ تمام باتیں دل کے چین کو ثابت کرتی ہیں؟ ہرگز نہیں واللہ ہرگز نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ دولت کی فراوانی نیز ساز و سامان کی کثرت سے دل کا اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔

ایک غریب جو اپنی غربت کے سبب دن رات پریشان رہتا ہے۔ وہ بھوک عریانی اور مکان کی نایابی سے جان سے تنگ آ چکا ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُسے دل کا اطمینان حاصل ہو سکتا ہے؟ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دل کا چین ان دونوں طبقوں کو حاصل نہیں ہے۔ اب:-

سوال یہ ہے کہ دل کا چین ہے کیا؟

(۱) حقیقت یہ ہے کہ کھانا کپڑا اور مکان انسان کی بنیادی ضروریات میں سے اہم ضرورتیں ہیں۔ ان کے مہیا ہونے کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس کے دل میں ایک خلا رہ جاتا ہے جس کے پُر ہونے سے دل میں ایک خلش اور بے چینی سی محسوس ہوتی ہے اور وہ دل کے چین سے محروم ہو جاتا ہے وہ خلا کیا ہے؟ وہ خلا ہے سب سے بڑی اور ابدی صداقت یعنی خدا کی ہستی کا "فقدان"۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ سوائے چند سرپھرے دہریوں کے دنیا کا معتدبہ حصہ خدا کی ہستی کا مقر ہے یعنی اقرار کرنے والا ہے۔ بے شک یہ بات صحیح ہے مگر اقرار اور ایمان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اقرار تو ہے مگر ایمان نہیں ہے۔ اگر ایمان ہوتا تو آج دنیا کی حالت وہ نہ ہوتی جو ہو رہی ہے۔ اگر ایمان ہوتا تو بھائی بھائی کا دشمن نہ ہوتا۔ اگر ایمان ہوتا تو انسان انسان سے نہ ڈرتا بلکہ خدا سے ڈرتا۔ اور اگر ایمان ہوتا تو ساری دنیا آج جہنم کے دروازہ پر نہ ہوتی جو بہت جلد اس کو کھا جانے والی ہے۔ اس لئے دل کا چین خدا پر کامل ایمان میں مضمر ہے۔

اس کے بعد:

سوال یہ ہے کہ یہ کامل ایمان کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟

یہ بہت بڑا سوال ہے اس کا جواب چند لفظوں میں دینا بہت دشوار ہے۔ آپ تواریخ عالم پر نظر دوڑائیے تو بقول ایک انگریزی محاورے کے کہ History repeats itself اس وقت بھی تاریخ عالم کا اعادہ ضروری ہے اور لازمی ضروری ہے۔ تو تاریخ عالم کا ہر صفحہ اس بات کا گواہ ہے کہ جب جب بھی خالق کون و مکان کی ہستی پر ایمان نہ رہا اور انسان بجھ دیا ہوں سے ہٹنا آگے گذر گیا تو کوئی نہ کوئی پیغمبر اوتار، فرشتہ رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ جو آنا سر نو انسانوں کے دلوں میں ایمان کامل پیدا کر گیا۔ پھر دنیا اپنے خالق اور رب حبیب سے پیوستہ ہو گئی اور دل کا چین یعنی خوشی اور خوشحالی سے ہمکنار ہو گئی۔ آج دنیا کی موجودہ حالت اگر بزبان قال نہیں تو بزبان حال ایک فرشتہ رحمت یا مومن اللہ کی متلاشی ہے وہ روحانی پیاس سے جاں بلب ہے۔ اور اس خلا کے پر کئے جانے کے لئے بے چین ہے جس کے پر ہو جانے سے دل کا چین نصیب ہوتا ہے۔ آج کی دنیا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی ہو لیکن اس طرح پر کہ ہمارے بڑے مرد ہوں یا عورتیں (مرد و زنانہ) کم سے کم دو سو بار تسبیح اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر تک ایک سو بار۔ بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کے ۳۳ دفعہ اور جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے ان کے والدین یا سرپرست ایسا انتظام کریں کہ ان سے دن میں تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (اور زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے۔"

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۹ رمئی ۱۹۶۸ء

واضح منزل، روشن مستقبل اور صحیح قیادت

جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے!

جماعت احمدیہ کی بنیاد خدا تعالیٰ کے اُس مامور اور مرسل کے ذریعہ رکھی گئی جو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ وہی برگزیدہ وجود جس کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر تھی۔ احمدیہ جماعت کے سامنے جہاں ایک روشن اور تابندہ مستقبل ہے وہاں اس کی منزل بھی واضح ہے۔ نیز مامور من اللہ کی جماعت ہونے کے لحاظ سے جس قسم کی صحیح قیادت اسے حاصل ہے اس سے ہر احمدی کا دل اس یقین اور اطمینان سے پُر ہے کہ بالآخر وہ اپنے مقصود اور مطلوب کو حاصل کرے گا۔ اس کا نتیجہ ہے کہ اس برگزیدہ جماعت کا ہر فرد غریب سے لے کر آسودہ حال تک اپنی بساط کے مطابق دین کی خدمت کے لئے پورے عزم اور جذبہ کے تحت سرگرم عمل ہے۔ اور باوجود قدم قدم پر صدہا قسم کی مخالفتوں اور طرح طرح کی مشکلات کے جماعت کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سب کی کل عملی کوششیں نہایت خاموشی کے ساتھ اُس زبردست روحانی انقلاب کو قریب سے قریب تر لا رہی ہیں جس کی دنیا کو اس وقت اشد ضرورت ہے۔

اس کے مقابل پر ذرا اخبار الجمعیۃ دہلی کی زبانی دیگر مسلمانوں کا "حال" بھی سن لیجئے۔ اخبار مذکور اپنے ہفتہ وار ایڈیشن کے پہلے صفحہ پر زیر عنوان "ہمارا حال" جلی قلم سے رقمطراز ہے:-

"(۱) ہمارے سامنے کوئی سوچی سمجھی منزل نہیں۔ جذباتی نعروں کے پیچھے دوڑنا ہمیں زیادہ پسند ہے۔ کسی متعین مقصد کی خاطر صبر آزما جدوجہد کے لئے ہم تیار نہیں ہوتے۔ ذرا ذرا سی بات پر بپتا ہو جانا ہمارا شیوہ بن چکا ہے۔ ملت اسلامیہ کی سربلندی کا چارہ سے اندر رہ جانا ہمیں رہا۔ اپنے کو ہمیشہ صحیح سمجھنا اور دوسروں کو ہمیشہ غلط سمجھنا ہمارا ذوق ہے ہم جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور جو کرتے ہیں وہ کہتے نہیں نصیحت سننے اور حق و انصاف کے ساتھ رائے قائم کرنے کا ذہن ہمارے اندر نہیں ہے۔ جب تک ہمارے حال میں تبدیلی نہ ہو مستقبل کے بارے میں کسی تبدیلی کی ہم امید نہیں کر سکتے۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲/۶۸-۲۴)

"(۲) قیادت کی اصل کامیابی یہ ہے کہ وہ وقت کے امکانات کو سمجھے اور صحیح ترین مقام پر اپنی قوتوں کو لگا دے مگر ہمارے یہاں اجتماعی شعور کی کمی کا حال یہ ہے کہ جو شخص بھی ایک جذباتی نعرہ لگا دے قوم اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ خواہ وہ نعرہ حقیقت سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو۔ اور خواہ وہ بالآخر قوم کو گڑھے میں کیوں نہ لے جا رہا ہو۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲/۶۸-۲۲)

یہ دونوں اقتباسات عبرت اور موعظت کا بہت بڑا پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں اور مسلمانوں کے سواد اعظم کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ بالکل سیدھی سی بات ہے کہ وہ قائدانہ پوزیشن جو کلام اللہ نے مسلمانوں کو دی اور فرمایا

"کنتم خیر امۃ اخرجت للناس"

اس زمانہ میں امت مسلمہ کی یہ پوزیشن غیر معمولی طور پر کیوں متاثر ہو گئی۔ جس کا تجزیہ اخبار مذکور نے مندرجہ بالا الفاظ میں کیا۔ ہمارے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ جیسا کہ امت کے قائد ہیں جس طرح کی قیادت اس طبقہ نے کی وہی صحیح اور درست ہے۔ عوام کو آنکھیں بند کر کے ان کی اتباع میں لگ جانا چاہیئے۔ قطع نظر اس بات کے کہ اس زمانہ کے علماء کے بارہ میں خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ کتنا مختلف ہے۔ عامۃ المسلمین اس بات کو بھول گئے کہ قائد پیدا ہوتے ہیں بنائے نہیں۔ ہر وہ شخص جسے کسی درسگاہ یا دارالعلوم میں چند کتب کی تحصیل کے بعد دستار فضیلت سے نواز دیا گیا۔ لازمی طور پر قائد نہیں بن جاتا اس کے لئے دوسری قسم کے اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ اس جگہ قائد سے ہماری مراد روحانی قائد ہیں کیونکہ سیاسی قائدوں سے ہمیں کوئی بحث نہیں۔ اور "پیدا ہونے" سے ہماری مراد یہ ہے کہ خدا ان کو مبعوث فرماتا ہے اور اس کی مشیت سے وہ پیدا ہوتے ہیں۔ جب اور جہاں اُن کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو بھیج دیتا ہے۔ یہ انسانوں کا کام نہیں کہ وہ اس منصب عالی پر کسی کو فائز کرتے پھریں۔ جیسا کہ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (انعام ع) کی آیت کریمہ اس اہم امر کی طرف اشارہ کرتی ہے اسی طرح ایک دوسرے مقام میں اس سے زیادہ واضح رنگ میں فرمایا:-

اَھُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّکَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَھُمْ مَّعِیْشَتَھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا۔ (زخرف ع۲)

مطلب یہ کہ جبکہ دنیاوی معیشت کے سامانوں کی تقسیم خدا کے ہاتھ میں ہے کسی انسان کا اس میں مطلقاً عمل دخل نہیں، پھر روحانی معاملہ میں یہ بات کیونکر باور کی جائے کہ قدرتِ الٰہیہ اپنے اس اختصاص کو ختم کر کے روحانی قیادت کا کام دنیاداروں کے حوالہ کر دے۔!!

ہر وقت صحیح قیادت کا میسر آ جانا خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں میں سے بہت بڑا فضل اور عظیم رحمت ہے امت مسلمہ کو قرآن پاک میں خیر امۃ قرار دیا گیا ہے اس حیثیت سے ناممکن ہے کہ خدا امت مسلمہ کو بغیر قائدِ حق کے ایسے ہی چھوڑ دے۔ اس زمانہ میں مسلم اکثریت کی بڑی غلطی یہی ہے کہ خدائی اشاروں کو سمجھنے کی طرف توجہ نہیں دیتے ایسے مسائل کو خود حل کرنے بیٹھ جاتے ہیں جن کا انہیں اختیار ہی نہیں دیا گیا۔ جیسی حالت فرمایا جائے کہ کہنے کو تو یہ مشکلات ہیں مگر خدا ایسا بیمان انسان کبھی نہیں جو بغیر مطلب کو حاصل تھا جس نے ابرہہ کو صاف کہہ دیا تھا کہ

انا رب الابل وللبیت رب یحمیہ۔

کہ میں تو اونٹوں کا مالک ہوں مجھے اپنے اونٹوں کی فکر ہے اور اس گھر کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کعبہ کے مالک نے پھر کس طرح معجزانہ طریق پر اس کی حفاظت کے سامان کر کے دکھا دیئے!!

اگر آج علماء کرام فقط اسی قدر بات کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں تو امت مسلمہ کے تمام مسائل حل ہو جائیں خدا کو اپنا پسندیدہ دین پیارا ہے۔ وہ اُسے بھیڑیوں کے حوالہ نہیں کر سکتا کہ جس طرح چاہیں بھیڑوں کو چیرتے پھاڑتے رہیں۔ بلکہ وہ اپنے دین کی حفاظت اور امت مسلمہ کی رکھوالی کے لئے کسی گڈریئے کو ضرور کھڑا کر دیتا ہے۔

"انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون"

کے مبارک الفاظ میں اس حتمی وعدہ کی تطبیق ظاہر ہے اس کے ساتھ ساتھ ہر صدی کے سر پر مجدد دین کے بھیجے جانے کی یقین دہانی دربار نبوی سے شدہ ہی دلوں کو ڈھارس کا کام دیتی ہے اس صورت میں نہ کوئی اشکال باقی رہ جاتا ہے اور نہ کسی طرح کی کوئی اُلجھن، صرف دماغ کو تیار کرنے اور ان باتوں کو سمجھ لینے کے لئے دل کی کھڑکیوں کو کھول لینے کی ضرورت ہے۔

احمدیہ جماعت کی عملی زندگی دنیا کے سامنے موجود ہے۔ اس کے مقابل پر علماء کی وہ دینی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں اس زمرہ کا جو جو فرد بھی اُٹھا اس نے دین کو سربلند کیا کرنا تھا اُلٹا بدنام کرنا بنا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

اس لئے ہر شخص جسے اسلام سے محبت ہے وہ خود غور و فکر سے اس بات کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرے کہ کونسا رستہ اُس کے لئے فلاح دارین کے زیادہ قریب معلوم ہوتا ہے۔ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کی برگزیدہ جماعت کی اسلامی خدمات ایک کھلی کتاب کی حقیقت رکھتی ہیں۔ اس کی مساعی کسی ایک ملک یا خطہ میں محدود نہیں بلکہ اب تو اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو احمدیہ جماعت کی تنظیم میں آ کر اس قائد کا دست و بازو بن جاتا ہے جس کی کامیاب قیادت اسلام کے روحانی غلبہ اور اس کی سربلندی کا موجب بن رہی ہے!!

خطبہ جمعہ

اللہ تعالےٰ کے راستہ کی طرف دعوت دینے کا قرآنی طریق اور اس کے مختلف پہلو

اس راہ میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو زبان سے ہی دعوت نہیں دیتے بلکہ عملی نمونہ سے بھی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں

اور ان کی روح آستانہ الٰہی پر پڑی ہوئی ہوتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۶۸ء۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل

آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت

فرمائی
وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا ٥
(بنی اسرائیل آیت ۵۴)
ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل آیت ۱۲۶)
وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۔ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ٥
(حٰم سجدہ آیات ۳۴ تا ۳۶)
ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ۔ وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۔ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ ٥
(المومنین آیات ۹۷-۹۸-۹۹)

اس کے بعد فرمایا:-
اللہ تعالےٰ نے انسان کی زبان کو بھی آزاد نہیں چھوڑا۔ اس پر بہت سی پابندیاں عائد کی ہیں اور

ایک مومن کا فرض

قرار دیا ہے کہ وہ صرف سچ ہی بولنے والا نہ ہو، صرف قولِ سدید ہی کا پابند نہ ہو بلکہ احسن قول کی پابندی کرنے والا ہو۔ اور حکمت یہ بیان کی کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو شیطان تمہارے درمیان فساد ڈال دے گا۔

يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ

انسان کی زبان کا اعمال صالحہ میں سے ہر عمل کے ساتھ تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور ہر عمل کو انسان کی زبان ضائع بھی کر سکتی ہے۔ اس لئے انسان کی زبان کو، اس قول کو، اس کے اظہار کو اسلام نے بڑی ہی اہمیت دی ہے اور اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم اپنی زبان سنبھال کر نہیں رکھو گے تو اللہ تعالےٰ کے غضب کے مورد بن جاؤ گے اور خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی بجائے شیطان کے مقرب ٹھہرو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی

اسوۂ تعلیم کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے ؎

بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے
دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضوِ نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سیدالوریٰ
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

غرض جہاں تک تمام بول چال کا تعلق ہے۔ جب وہ انسانوں کے درمیان واسطہ پیدا ہوتا ہے، ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں۔ ایک دوسرے کے افسر یا ماتحت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے راعی اور رعیت بنتے ہیں۔ سب کے لئے خواہ وہ دنیوی لحاظ سے اور انتظامی لحاظ سے بالا مقام رکھتے ہوں، خواہ وہ دنیوی لحاظ سے بالا مقام نہ رکھتے ہوں، ماتحتی کا مقام رکھتے ہوں۔ خواہ وہ سکھانے والے ہوں یا سیکھنے والے ہوں۔ اثر انداز ہونے والے ہوں یا اثر کو قبول کرنے والے ہوں

ہر ایک کے لئے یہ حکم

دیا ہے کہ

يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

یہ سب سے اچھی بات ہے، جو سب سے اچھے طریقہ پر بات ہو۔ اس کی پابندی کرو۔ ورنہ تم شیطان کے لئے رخنوں کو کھولتے ہو۔

زبان سے ایک بڑا کام الٰہی سلسلوں میں یہ لیا جاتا ہے (اور "زبان" کے اندر "قول" کے اندر ہر قسم کا اظہار ہے) کہ تمام بنی نوع انسان کو

اللہ تعالےٰ کے راستے کی طرف دعوت

دی جاتی ہے۔ اس لئے آج جن کو میں مخاطب کرنا چاہتا ہوں وہ صرف پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے مخاطب تمام وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہائش پذیر ہیں اور میں انہیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ایک صداقت کو صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے آپ اس یقین پر قائم ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آپ کے لئے قرآنی ہدایت کی ان راہوں کی نشان دہی کی ہے جو

قرب الٰہی تک پہنچانے والی

ہیں اور آپ کے دل میں یہ درد پیدا ہوتا ہے کہ جس صداقت کو، جس روشنی کو، جس نور کو، جس جنت کو، جس نعمت کو آپ نے پایا ہے آپ کے دوسرے بھائی بھی اسے پائیں اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کے وہ بھی وارث ہوں۔ اس کے لئے آپ کو اظہار کرنا پڑتا ہے زبان سے بھی، اشاروں سے بھی، بعض دفعہ خاموشی سے بھی اور تحریر سے بھی اور عمل سے بھی۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہارے دل میں ایک

زبردست خواہش

پیدا ہوگی کہ وہ جنہوں نے اسلام کی صداقت کو قبول نہیں کیا اور اللہ تعالےٰ کی معرفت سے وہ محروم ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیوض سے وہ ناواقف ہیں۔ یہ لوگ بھی ان تمام باتوں کو سمجھیں اور پہچانیں اور اس زندگی اور اس زندگی کی بہبود کا اور کامیابی اور فلاح کا سامان پیدا کریں ہم تمہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے رب کے راستہ کی طرف ان لوگوں کو ضرور بلاؤ لیکن یاد رکھو کہ یہ دعوت (اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ)

حکمت اور موعظہ حسنہ

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔
حکمت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ علم اور عقل کے ذریعہ حق کو درست پانا اور جو حقیقتِ حق ہے اسے علمی اور عقلی دلائل دینا (جن سے قرآن عظیم بھرا ہوا ہے) پس اللہ تعالےٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ علمی اور عقلی دلائل ان لوگوں کے سامنے رکھو جو اپنے رب کو پہچانتے نہیں دوسرے معنے حکمت کے قرآن کریم اور اس کے مضامین اور ان کی تفسیر کے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہاں

یہ فرمایا کہ قرآن کریم میں بہت سے

روحانی علمی اور عقلی دلائل

رکھے گئے ہیں اور وہی مضبوط تر اور بہتر دلائل ہیں یعنی تم قرآن کریم کے ذریعہ اپنے رب کے راستہ کی طرف مخلوقِ خدا کو بلاؤ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے (از ربذیہ) سر سے معنی ہیں کہ

اَلصَّمْتُ حُکْمٌ وَقَلِیْلٌ فَاعِلُہٗ

(مفردات راغب میں ہے کہ یہاں حکم سے مراد حکمت ہے) اور آپ نے یہ فرمایا کہ خاموشی بعض دفعہ حکمت میں شامل ہوتی ہے۔ لیکن کم ہیں جو اسے سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس وقت مخالفِ اسلام اپنی مخالفت میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی نفسا کو مکدر کر کے فتنہ و فساد کو پھیلانا چاہتا ہے اس وقت

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ

کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کے جواب میں ... اختیار کر کے اللہ تعالےٰ کی راہ کی طرف تم بلاؤ کیونکہ

خاموشی بھی ایک بلیغ زبان ہے

جو بسا اوقات بڑی ہی مؤثر ثابت ہوتی ہے

وعدہ جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں (میں)

حکمت کے ایک معنی مَعْرِفَۃُ

الْمَوْجُوْدَاتِ وَفِعْلُ الْخَیْرَاتِ

ہیں یعنی اللہ تعالےٰ نے جو مخلوق پیدا کی ہے اس کا صحیح علم حاصل کرنا اور نیکیاں بجا لانا یعنی نیک کام اور حسنِ سلوک کرنا۔ پس اللہ تعالےٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ ہر ایک مخاطب سے اس کی طبیعت۔ ذہنیت اور اور اس کے علم اور اس کی فراست کے مطابق بات کرو ورنہ وہ سمجھ نہیں سکے گا۔ ایک آدمی کے سامنے اگر آپ فلسفہ کی باریک باتیں پیش کریں تو آپ کا منہ دیکھتا رہ جائے گا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا دعوت الی الحق کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ نے اپنی ہمہ دانی کا یا فلسفی ہونے کا اظہار کرنا ہے۔

دعوتِ الی الحق کے یہ معنی ہیں

کہ وہ جو راہ سے بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ کی طرف آ جائے اور وہ اس راستہ کو سمجھ پہچان سکتا ہے جو ... بات آپ کریں وہ اس کو سمجھنے کے قابل ہو۔

اور یہاں اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا کہ صرف بات کا اس کے اوپر اثر نہیں ہوگا بلکہ جو سلوک اور برتاؤ تمہارا اس کے ساتھ ہوگا وہ اس پر بہت اثر انداز ہوگا۔ اس لئے بِالْحِکْمَۃِ نیک سلوک کے ساتھ تم اُسے اپنی طرف کھینچو اور اس کے ذہن اور فراست اور علم کے مطابق قرآنی دلائل اس کے سامنے رکھو تاکہ وہ نور جو اللہ تعالےٰ نے قرآنِ عظیم میں رکھا ہے اس کے دل پر اثر کرنے اور اُسے روشن کرنے والا ہو جائے۔

وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ دنیا میں جب بھی الٰہی سلسلے جاری کئے جاتے ہیں اس وقت ساتھ ہی ساتھ

انذار کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء کے سردار اور تمام انبیاء کے حقیقتاً (معنوی لحاظ سے) باپ بھی ہیں کیونکہ ہر ایک نے آپؐ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کی کتاب سے فیض حاصل کیا ہیں کا ایک حصہ ان کو دیا گیا تھا۔ آپؐ نے دنیا کی محبت میں، اور اس فکر میں کہ دنیا اپنے رب کو پہچانتی نہیں۔ اپنی زندگی کے تمام لمحات گزارے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق اور عین اس کی وحی کے مطابق آپؐ نے دنیا کو بہت ڈرایا بھی اس سے نہیں کہ اگر تم میری خدمت نہیں کرو گے تو تباہ ہو جاؤ گے بلکہ اس سے کہ اگر تم اپنے رب کو نہیں پہچانو گے تو اس کے غضب کا مورد ہو گے اور تباہ ہو جاؤ گے

غرض انبیاء علیہم السلام جہاں دنیا کی بھلائی کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کے اچھے کام کرتے ہیں وہاں ان پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ

دنیا کو جھنجھوڑیں اور جگائیں

اور کہیں کہ اگر تم اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک نہیں کہو گے تو تم نار آتش ہو جائے گا اور تمہیں اس دنیا میں بھی گھاٹے کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انذار (موعظہ کے اندر ہی انذار کا پہلو بھی آتا ہے کیونکہ موعظہ اس نصیحت کو کہتے ہیں جس میں انذار ملا ہوا ہو) تم پہنچانا ہی ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہی منشار ہے لیکن ایسے رنگ میں پہنچاؤ جس سے وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ اس سے نفرت اور غصہ کے پہلو کا اختیار

نہ کریں۔ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اور وہ ایک غلط راستے پر وہ کھڑے ہیں اس لئے تم جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی

ہدایت پر عمل کرو

جدال کے معنے راستے کو موڑ دینے کے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ نے یہاں فرمایا کہ جو اختلافات وہ تم سے رکھتے ہیں ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے فساد کی راہیں نہیں بلکہ امن اور صلح کی راہوں کو اختیار کرو اور اس طرح ان کے خیالات کے دھارے کو موڑنے کی کوشش کرو۔

جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ سننے یا پڑھنے والے کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اَحْسَنُ کیا ہے۔ کیا اس اَحْسَنُ کی تلاش ہم نے خود کرنی ہے یا اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس کی طرف راہ نمائی فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہ

قول کے لحاظ سے احسن

وہ ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔ پس ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول احسن نہیں احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اور چونکہ صرف زبان کا دنیا پر اثر نہیں ہوتا جب تک عملی نمونہ ساتھ نہ ہو اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَعَمِلَ صَالِحًا۔ پس تم پر یہ فرض ہے کہ تم اپنے عملی نمونہ سے دنیا میں یہ ثابت کرو کہ تم واقعہ میں خدا کے مقرب اور اس کی طرف بلانے والے ہو تمہیں اپنا فائدہ مطلوب نہیں ہے۔

تمہاری فلاح اور تمہاری نجات

اس میں دیکھتے ہیں کہ تم اپنے رب کو پہچاننے لگو۔ اور اسی کی طرف ہم دعوت دیتے ہیں اور اس بات کا ثبوت کہ ہم واقعہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں اپنے فائدہ کی تلاش میں نہیں ہیں۔ یہ ہے کہ ہم جو کہتے ہیں اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہم تمہیں کہیں کہ تم خدا تعالےٰ کے لئے مالی قربانیاں دو لیکن ہم خود مالی قربانیوں میں پیچھے ہوں۔ ہم تمہیں کہیں کہ خدا کے لئے اپنے نفسوں کی قربانی دو اور خود ہمارا یہ حال ہو کہ ذرا سی بات پر ہمارے جذبات بھڑک اُٹھیں۔ نہیں، بلکہ احسن قول اس کا ہے جو اپنی زبان سے بھی اللہ کی طرف بلانے والا ہے وَقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اس کی روح کی بھی یہی آواز ہے کہ میں مسلم ہوں اور چاہتا ہوں کہ تم بھی مسلمان بن جاؤ۔ میں تم سے

کسی دنیوی فائدہ کا طالب نہیں

میں نے اپنا سب کچھ ہی اپنے رب کے قدموں پر قربان کر دیا ہے۔ میری تو اپنی کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ میرا تو اپنا کوئی جذبہ باقی نہیں رہا۔ میرا تو اپنا کوئی مال باقی نہیں رہا۔ جو تمہاری نظر میں میری اولاد یا رشتہ دار ہیں ہر آن میری روح کی یہ آواز ہے کہ جہاں میں اپنے نفس کو اپنے خدا کی راہ میں قربان کر دوں یہ بھی اس کی راہ میں قربان ہو جائیں۔ اگر یہ تین آوازیں تم دنیا میں بلند کرو گے۔ زبان، عمل صالح اور روح کی پکار، یعنی تمہاری دعوت بھی اللہ کی طرف ہے تمہارا عمل بھی محض اس کے لئے ہے اور تمہاری روح بھی اس کے آستانہ پر پڑی ہوئی ہے۔ تو پھر تم لوگوں کو رب کی طرف اپنے پیدا کرنے والے کی طرف واپس لوٹانے میں کامیاب ہو گے ورنہ نہیں۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اور حقیقت یہی ہے جو

نعمت اور خوشحالی

حقیقی معنی میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہاں بھی اور وہاں بھی ملتی ہے وہ اور سیئہ برابر نہیں ہو سکتیں۔ جو خدا کی رحمتیں ہیں جو خدا کی نعمتیں ہیں ان کے مقابلہ پر شیطان کیا پیش کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں۔ اس لئے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ (ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ اَحْسَنُ جس کا اس آیت میں اور دوسری آیت میں ذکر ہے اس کے ذریعہ تم برائی کا جواب دو۔

یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم

شرعی طور پر پاک بھی ہو۔ جاؤ تب بھی شیطان ایسا انتظام کرے گا کہ وہ اپنے ماننے والوں میں سے بعض کو فساد پر اکسائے گا اور امن کی فضا کو مکدر کرے گا۔

پس ہر وہ مسلمان احمدی جو دنیا کے مختلف ملک میں اس وقت پھیلا ہوا ہے اس کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اگر فساد اور فتنہ کے حالات طاغوتی طاقتیں پیدا کرنا چاہیں تو

ہمارا تمہیں یہ حکم ہے

کہ تم اس کے پھندے میں نہ آنا بلکہ اپنے نفسوں پر قابو رکھنا اور جو اَحْسَن ہے اس کے ذریعہ اپنا دفاع کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی نہایت ہی بدزبان شخص مخالف اسلام قادیان میں آ جائے اور ایک سال ہمیں نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتا رہے تب بھی دنیا یہ دیکھے گی کہ ہمیں اپنے نفس پر قابو ہے اور ہم گالی کے مقابلہ پر گالی نہیں دیتے اور سیئہ کے مقابلہ پر سیئہ کوشش نہیں کرتے بلکہ سیئہ کے مقابلہ میں ہم حسنہ کو پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے بغیر تم اپنے مخالفوں کے دل جیت نہیں سکتے۔ لیکن اگر تم ہماری تعلیم کے مطابق حسن چیز کو دنیا کے سامنے رکھو گے تو وہ جو آج تمہارے مخالف اور بدگو ہیں تمہارے دوست اور بڑے جوش کے ساتھ تمہاری دوستی کا اظہار کرنے والے بن جائیں گے۔ مگر اس کے لئے ہمیں

انتہائی صبر کی ضرورت

ہے۔ انتہائی طور پر اپنے نفس کو عقل اور شرع کی پابندیوں میں جکڑنے کی ضرورت ہے یہی صبر کے معنے ہیں کہ جو پابندیاں شریعت لگاتی ہے وہ آدمی بشاشت سے اور خوشی سے خدا کی رضا کے لئے قبول کرے۔ اور ایسا ہی کرتے ہیں جو وہ حظِ عظیم ہوتے ہیں یعنی جن پر اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نہ کہ ان کے کسی عمل کی وجہ سے بہت رحمتیں نازل کرتا ہے۔ اور جن کے متعلق صحیح معنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ روحانی طور پر ایسے ہی ہیں جیسا کہ دنیوی لحاظ سے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کے متعلق دنیا کی نگاہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ حظِ عظیم رکھنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پھر یہ فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَۃَ کہ جو احسن ہے اس سے سیئہ کو دور کرو اور اس سیئہ کے اثر سے خود کو بچاؤ اور یہ یاد رکھو کہ تمہیں تو طاقت حاصل نہیں کہ تم

روحانی میدانوں کے فتح مند سپاہی

بن سکو۔ یہ ہمارے فضل سے ہوتا ہے اور نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ جو اسلام اور صداقت اور ہدایت کے مقابلہ میں مخالف کر رہا ہے یا کہہ رہا ہے۔ اس کو ہم بہتر جانتے ہیں اور ہم ہی اس کا علاج کر سکتے ہیں۔ ہمارے فضلوں کے بغیر تم اس فتح کو نہیں پا سکتے جو فتح تمہارے لئے مقدر ہے۔

پس

اپنے نفسوں کے جوشوں کو دبائے رکھو

اور نفسوں کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرو کہ میں سب طاقتوں والا ہوں اور دعائیں کرتے رہو

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

کہ جو طاقتیں اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہوں اللہ تعالیٰ ان کو پسپا کرے اور انہیں شکست دے اور اسلام کا نام بلند ہو اور ہر بندہ اپنے رب کو پہچانے اور حقیقی عبد بن کر اس کے حضور جھک جائے۔

خدا کرے کہ ایسا ہی ہو

اور خدا کرے کہ ہمیں دعاؤں کی توفیق ملے اور خدا کرے کہ ہمارا خدا ہماری دعاؤں کو قبول کرے اور اپنے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا کرے۔ (آمین)

انتقالِ پُر ملال

مورخہ یکم مئی ۶۸ء کو مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب کشمیری کی والدہ محترمہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
غلام محمد احمدی پانڈی پورہ کشمیر

قرآن کریم کی اتباع کے بغیر خدا ہرگز نہیں مل سکتا

قرآن کریم کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے

کیرنگ اڑیسہ کے جلسہ سالانہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

مورخہ ۱۳، ۱۴ اپریل جماعت احمدیہ کیرنگ اڑیسہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ کیرنگ میں مقیم مبلغ سلسلہ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن افادہ احباب کی غرض سے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ پیغام میں جس اہم بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس پر تمام احباب جماعت کا کاربند ہونا ضروری ہے — (ادارہ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز و بھائیو اور بزرگو!　　اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ احباب یہاں جماعت احمدیہ کیرنگ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع بابرکت کرے۔ آپ سب کے اخلاص میں برکت ڈالے اور اپنی رضا کی راہ پر چلائے۔ یہ دن اور راتیں ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

اس موقع پر مجھ سے دوستوں کے نام پیغام کی خواہش کی گئی ہے اس لئے میں آپ سب دوستوں کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ:-

”وہ خدا جس کے ہاتھ میں نجات اور جس کی رضا میں انسان کی دائمی خوشحالی ہے۔ وہ قرآن کی اتباع کے بغیر ہرگز نہیں مل سکتا۔ پس قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی کوشش اپنی جدوجہد اور مجاہدات کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم کو سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں۔“

فقط والسلام
مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(۲)

از مکرم مولوی شہید الحق صاحب نفضل انچارج مبلغ صوبہ بہار

بھاگل پور ۳۱ مارچ بذریعہ بس ملکی سے بھاگل پور اور بہ پورہ پہنچا۔ یکم اپریل کو آٹھ بجے رات عزیزم ابو طاہر صاحب ڈیلر کی دوکان پر ایک تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب صدر جماعت بھاگلپور کی کار سے ہم لوگ بہ پورہ پہنچ گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم خاکسار سے کی بعد ازاں عزیزم محمد شمیم الدین بی۔اے نے خوش الحانی سے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ عزیزم سید فیروز الدین ایم۔ ایس۔ سی نے مخالفین احمدیت کے عبرتناک انجام کے موضوع پر تقریر کی اور واقعات اور حوالہ جات کی روشنی میں دلنشین انداز میں اپنے موضوع کی وضاحت کی۔

دوسری تقریر عزیزم شمیم الدین بی۔اے نے وفات مسیح کے موضوع پر کی۔ آپ نے غیر احمدی علماء کی وہ تحریرات پیش کیں جن میں ان علماء نے وفات مسیح کا اعتراف کیا ہے مثلاً مولانا ابو الکلام آزاد، علامہ محمود شلتوت، ترجمۃ القرآن جناب رابطہ اسلامی مکہ، سید سلیمان ندوی، علامہ اقبال وغیرہم کی تحریرات کو اپنے موضوع کی تائید میں پیش کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے سوا گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے آغاز میں بتایا کہ خاکسار آج سے بارہ سال قبل بحیثیت مبلغ صوبہ بہار پہلی مرتبہ بھاگلپور میں مقیم ہوا تھا۔ تو بڑی شدید مخالفت شروع ہوئی تھی۔ اشتہار بازی اور جوابی اشتہار کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ اور ایک مرتبہ خاکسار جب یہاں تقریر کر رہا تھا تو مخالفین نے خاکسار کے قیام گاہ سے کتابیں وغیرہ اٹھا کر کنوئیں میں پھینک دی تھیں اور سمجھ لیا تھا کہ اب اس شہر میں احمدیت یہاں پنپ نہ سکے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا کہ کتابیں ضائع کر دینے سے احمدیت کی ترقی رک نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے بعد متعدد گریجویٹ نوجوان اس بستی سے احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے نوجوان احمدیت کی صداقت کے قائل ہو چکے ہیں جن میں سے ابھی ابھی جن دو نوجوانوں نے تقریر کی ہیں۔ انہوں نے بھی مذکورہ واقعہ کے بعد احمدیت کو قبول کیا ہے اب یہ بستی والوں کو اختیار ہے کہ ان گریجوایٹ نوجوانوں کی دو شہادتوں کو قبول کریں یا رد کر دیں جو انہیں میں سے نکل کر گواہیاں دے رہے ہیں۔ اور احمدیت کے لئے سخت مخالفتوں کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ جبکہ شریعت کے نزدیک بھی دو شہادتوں پر مقدمہ کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ بعدہٗ مسئلہ حیات و ممات مسیح اور ختم نبوت وغیرہ کی وضاحت کی خاکسار کی تقریر کے بعد صدر محترم نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ مبارک خطبہ پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے جماعت کے ہر فرد کو معین تعداد میں یا اس سے زیادہ تسبیح و تحمید اور درود شریف نہایت اہتمام کے ساتھ پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

بعد ازاں اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا جماعت بہ پورہ کی طرف سے بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ بستی ساری کی ساری مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وضاحت کے ساتھ اہل بستی کو پیغام احمدیت پہنچانے کی توفیق ملی۔ بعد کی رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ اہل بستی نے بہت اچھا اثر لیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

۵ اپریل کو مسجد احمدیہ بھاگلپور شہر میں "مقام خلافت" کے موضوع پر خاکسار نے خطبہ جمعہ دیا۔ اور بتایا کہ آج قرآن کریم کی آیت استخلاف کی مصداق جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا انکار آج کوئی اسلامی کہلانے والا فرقہ نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ والی تقریر کا خلاصہ پیش کیا جس میں حضور نے جماعت کو ان تحریکات کو عملی جامہ پہنانے کی تلقین فرمائی ہے۔ جو قرآن کریم سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور حضور کے حالیہ خطبہ کی یاددہانی کرائی۔ جس میں حضور نے جماعت کو خصوصیت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود شریف کا ورد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

بکھوڑا ۷ اپریل کو خاکسار بکھوڑا پہنچ گیا۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے جس میں دو خاندانوں کے افراد داخل ہوئے ہیں۔ مکرم شیخ عبد المجید صاحب یہاں کے پہلے احمدی ہیں بعدہٗ مکرم محمد حنیف مرحوم۔ ایک مہلک بیماری کی حالت میں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور بیماری کی حالت میں دیوانہ وار اس علاقہ میں حق تبلیغ ادا کیا۔ کچھ عرصہ ہوا مرحوم کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم کی بیوہ بھی احمدی ہیں۔ اور ایک بیٹا بھی۔ اور مرحوم کے بھائی اگرچہ ابھی تک احمدی نہیں ہوئے لیکن جماعت کی صداقت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور چندہ جات اور دوسرے امور میں تعاون فرماتے ہیں۔ مکرم شیخ عبد المجید صاحب کے تین بھائی بھی مع اہل و عیال اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کر چکے ہیں اور اس طرح ایک مخلص جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں قائم ہو چکی ہے۔ اور لوگ احمدیت سے متاثر ہو رہے ہیں۔

۹ اپریل کو ۸ بجے رات مکرم عبد المجید وغیرہم احمدی احباب کی نئی تعمیر کردہ دکانوں پر ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا یہ دکانیں بکھوڑا بازار میں تعمیر ہوئی ہیں۔ لاؤڈ سپیکر کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ خاکسار کی زیر صدارت اور تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ احمدی بچوں نے درثمین، کلام محمود وغیرہ سے نظمیں پڑھیں۔ عزیزہ محمود احمد سلمہٗ نے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پیش کئے۔ بعدہٗ خاکسار نے سوا گھنٹہ تک بائیبل اور قرآن کریم و احادیث سے "وفات مسیح" اور صداقت مسیح موعود کو از روئے عیسائی، ہندو، اور اسلام خطاب کیا۔ یہاں عیسائی بھی اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں۔ حاضرین جلسہ گاہ میں تو بہت کم دکھائی دیتے البتہ کچھ دور ہٹ کر بغور جلسہ کی کارروائی سنتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

۱۰ اپریل کو غیر احمدیوں کے ایک عالم احمدی بھائیوں کی دکان پر تشریف لائے جو احمدیوں سے درسی اور دینی عربی کتب خانہ کھولنے کے لئے ایک دکان کرایہ پر لے چکے ہیں۔ انہیں بالوضاحت تبلیغ کی گئی۔ موصوف نے خود ہی بیان کیا کہ مسلمان آج یہودیوں کے قدم بقدم چل کر "حذو النعل بالنعل" حدیث نبوی کے مصداق بن چکے ہیں۔ اسی لئے یہود نامسعود سے مسلمانوں کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ خاکسار نے حدیث نبوی "کلھم فی النار الا واحدۃ ..... ما انا علیہ و اصحابی وھی الجماعۃ" کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ صحابہ کرام کے نقش قدم پر آج جماعت احمدیہ ہی قائم ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے موقعہ پر صحابہ کرام کے دو عظیم الشان اجماع ہوئے۔ وفات مسیح اور استقرار خلافت اور یہی دو اصول جماعت احمدیہ کے طغرائے امتیاز ہیں۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ قرآن کریم میں چونکہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم .... بل رفعہ اللہ علیہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کے بیان کے علی الرغم مسیح مصلوب و مقتول نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف انہیں اٹھا لیا۔ لہٰذا وہ زندہ ہیں۔

خاکسار نے کہا کہ اس آیت کریمہ میں قتل و صلیب کی نفی اور رفع کا اثبات کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفسیر کرتا ہے۔ تفسیر بعضہ بعضا لہٰذا اس اصول کے تحت بڑی آسانی کے ساتھ ہم لوگ یقینی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔ سو یاد رہے کہ زیر بحث آیت میں مسیح کے مقتول و مصلوب ہونے کی نفی ضرور کی گئی ہے لیکن مسیح کی توفی کی نفی نہیں کی گئی اور قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے لئے رفع کا لفظ استعمال ہوا ہے یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی الخ۔ اس آیت کریمہ میں جہاں مسیح کے رفع کا اثبات ہے وہاں توفی کا بھی اثبات ہے اور چونکہ لفظ متوفی لفظ رافع سے پہلے استعمال ہوا ہے لہٰذا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات پہلے ہوئی اور رفع بعد میں ہوا۔

مولوی صاحب تھوڑی دیر غور کرنے

(باقی صفحہ ۹ پر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان

اسلامی تعلیم اس زمانہ میں نہ صرف قابل عمل بلکہ نہایت ضروری ہے

از مکرم مولوی محمد شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(قسط نمبر ۶)

ذخیرہ اندوزی۔ بلیک مارکیٹ اور رشوت ستانی کی ممانعت

اس زمانہ میں ہر شخص سرمایہ داروں کی ذخیرہ اندوزی۔ بلیک مارکیٹ اور اراکین حکومت کی رشوت ستانی سے نالاں ہے تاجر لوگ ناجائز منافع کے لئے مصنوعی غذائی قلت پیدا کر کے عوام کی پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام نے غلہ کی ذخیرہ اندوزی (احتکار) کو منع فرمایا ہے حضرت معمر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یحتکر الا خاطئ (ترمذی کتاب البیوع باب الاحتکار)

کہ غلہ کو اس نیت سے ذخیرہ کر کے روکنے والا کہ جب مہنگا ہو تو بیچے گا۔ خطا کار ہے کیونکہ اسلام یہ چاہتا ہے کہ عوام کو کھانے پینے کی اشیاء بلا روک ٹوک اور مناسب داموں پر ملتی رہیں۔ ضروریات زندگی کو محض اپنے نفع کی زیادتی کے خیال سے روکنے والا یقیناً انسانیت کا دشمن ہے۔ ایسے شخص کے لئے ایک اور حدیث "المحتکر ملعون"

اسی طرح حکومت کے کارندے جن کو ان کے فرائض بجا لانے اور ڈیوٹی انجام دینے کی باقاعدہ تنخواہ ملتی ہے، وہ حاجتمندوں سے ان کی پریشانی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے طور پر رقم کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جس کا ان کو کوئی حق نہیں۔ اور بعض اوقات فریق سے روپیہ لے کر بلا وجہ دوسرے فریق کی حق تلفی کرتے ہیں یہی رشوت ستانی ہے۔ جس کے بارہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

لعن اللہ الراشی والمرتشی (ترمذی ابواب الاحکام)

کہ رشوت لینے اور دینے والے پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ حکومت کے کارکنان اور عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ دیانتداری سے اپنے فرائض کو سرانجام دیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی کریں۔ اور جن کے حقوق ہیں ان کو ان کے حقوق دلانے میں مدد کریں۔ اور کسی رنگ میں بھی کسی کی حق تلفی نہ کریں۔ کہ یہ امر اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

نیز اسلام صرف یہی نہیں کہتا کہ رشوت ستانی بری چیز ہے۔ اور بلیک مارکیٹ کے ذریعہ غریبوں کا خون چوسنا جائز ہے۔ بلکہ وہ سب سے پہلے اس ذہنیت کی درستی کے ذرائع اختیار کرتا ہے جس کی وجہ سے بلیک مارکیٹ اور رشوت ستانی پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً بلیک مارکیٹ کے پیچھے یہ ذہنیت کارفرما ہے کہ اصل مال و زر کو ہر حال زیادہ سے زیادہ بڑھ جانا چاہیئے۔ اور جتنا بھی زیادہ نفع محنت کر کے حاصل ہو سکے وہ حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ ذہنیت اُن تاجر اقوام کی ہے جو صدیوں سے سودی کاروبار کر رہے ہیں۔ اور اس بات کے عادی ہیں کہ اپنے

لہ کمند طرح یعنی اصل زر کو سود در سود کے ذریعہ بڑھاتی چلی جائیں۔

اسی طرح رشوت ستانی کے مرض کی بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ملازم پیشہ لوگ اپنے اونچے معیار زندگی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جو اُن کے عہدے اور شان کے مطابق ہے۔ لیکن بوجہ گرانی اور تنخواہوں کے معمولی ہونے کے اُن کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ تو وہ بغیر ناجائز ذرائع سے آمدنی کو بڑھانے اور اپنے بلند معیار زندگی کے اخراجات اور تعیش کے سامانوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اسی طرح رشوت ستانی زور پکڑتی ہے۔

ان حالات میں اسلام ایک طرف سودی کاروبار کو منع کرتا ہے تو دوسری طرف سادہ زندگی بسر کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ اور تعیش کی زندگی سے منع کرتا ہے۔ امیر و غریب کے تمدن کے باہمی فرق و تفاوت کو کم کرتا ہے تاکہ اسلامی معاشرہ ان نقائص سے پاک ہو جائے۔ اور ضروریات زندگی اور اپنے حقوق کے حصول میں ہر شخص کے لئے آسانی ہو۔

حکومت و رعایا کا باہمی تعلق اور اسلام کی پرامن تعلیم

اسلام اپنے نام کے لحاظ سے اور اپنی تعلیمات کے لحاظ سے "امن و شانتی" کا مذہب ہے وہ سیاسی اعتبار سے ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے حکم دیتا ہے کہ حکومت و رعایا کے باہمی تعلقات خوشگوار ہوں وہ ایک طرف حکومت کا یہ فرض قرار دیتا ہے کہ وہ رعایا کی جان۔ مال اور عزت کی حفاظت کرے۔ اور اُن کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرے تو دوسری طرف رعایا کو حکم دیتا ہے کہ وہ حکومت وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ بدامنی۔ بغاوت۔ اور فتنہ و فساد کے طریقوں سے مجتنب رہے۔ چنانچہ فرمایا

(الف) اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول واولی الامر منکم

(ب) ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان و ایتاءِ ذی القربیٰ و ینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی (النحل ع ۱۳)

(ج) لا تفسدوا فی الارض (بقرہ)

(د) تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان۔ (المائدہ)

یعنی اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور حکام وقت کی اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو عدل و انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔ وہ بدی اور بےحیائی اور بغاوت کے طریقوں سے منع کرتا ہے زمین میں فساد مت برپا کرو۔ نیکی اور تقویٰ کی باتوں میں تعاون کرو۔ مگر گناہ اور ظلم و زیادتی پر مدد نہ کرو۔

پس اسلام ہر شخص کو حکم دیتا ہے کہ وہ قانون کے اندر رہ کر صلح جوئی اور امن کے ساتھ اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ملک کے اندر رہ کر خلاف قانون یا امن سوز حرکت کی کسی صورت میں اجازت نہیں دیتا اگر ملک کے باشندے اپنے حقوق کے حصول کے لئے کوئی غلط طریق اختیار کریں گے۔ یا قانون کو اپنے ہاتھ میں لے کر خلاف قانون اسٹرائیک یا گھیراؤ کر کے فتنہ و فساد کریں گے۔ تو حکومت کی پریشانیوں میں اضافہ ہوگا۔ افسران کی توجہ تعمیری کاموں کی طرف نہ ہو سکے گی۔ بلکہ خواہ مخواہ قانون کے تحفظ اور امن کے قیام کے لئے پولیس و ملٹری کو حرکت میں لا کر گولہ بارود ضائع کر کے حکومت کے خزانہ پر بار پڑے گا جو دراصل خود قوم اور پھر افسران پر بوجھ ہوگا۔

اس لئے اسلامی نقطۂ نگاہ سے حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے رعایا کے جائز حقوق کو نظر انداز نہ کرے۔ اُن کے جان۔ مال اور عزت کی حفاظت کرے۔ اور اُن کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرے۔ لیکن اگر کوئی حکومت اپنی رعایا کے جائز حقوق ادا نہیں کرتی۔ اور اس میں اپنی ماتحت رعایا کے لئے آرام و سہولت پہنچانے اور اُن کی مناسب ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت نہیں۔ وہ خود بخود کسی بہتر اور اعلیٰ صفات والی قوم کے لئے جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اور ڈارون کا نظریہ SURVIVAL OF THE FITTEST یعنی قدرت کا قانون صرف طاقتور اور زندہ رہنے کے قابل کے بقاء و قیام پر ہی جاری ہے

یہ وہ حقیقت رہتی قرآنی سچائی ہے جس کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ (انبیاء)

یعنی حکومت ان کے پاس رہ سکتی ہے۔ اور انہی کو ملتی ہے جو اپنے اندر حکومت کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور اچھا اور مناسب حال انتظام کر سکتے ہوں۔ مشہور گورو گوبند سنگھ جی نے بھی فرمایا ہے کہ

تخت نہ بیٹھے سیوک

بیٹھے تخت لائق ہوئے

یعنی وہی شخص تخت حکومت پر رونق افروز رہ سکتا ہے جو اپنے اندر اہلیت رکھتا ہو۔ آنجہانی مسٹر ڈیوڈ کرنیگ نے [illegible] نظام حکومت کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے لئے مناسب حکومت منتخب کر سکتے ہیں۔ اور ایک حکومت کا نظام اہلیت نہ رکھنے کی صورت میں آئینی ذرائع سے اس کو تبدیل بھی کر سکتے ہیں مگر فتنہ و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے امن کو برباد کرنے کی اجازت نہیں۔ اور یہی اسلامی تعلیمات کا منشاء ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے

پس اسلام ایک کامل اور زندہ مذہب ہے۔ وہ اپنی مستقل اور پائیدار تعلیمات کے اعتبار سے ہر زمانہ میں ہماری راہنمائی کر رہا ہے۔ اور اس کی پیش کردہ

الہام ”داغِ ہجرت“ اور مولوی محمد حنیف صاحب ندوی

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا لغیاتی جائزہ کے زیرِ عنوان مولوی محمد حنیف صاحب ندوی نے ”معجزہ اور پیشگوئی“ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے غلبۂ روم کی اسلامی پیشگوئی کو بطور مثال پیش کیا ہے اور لکھا ہے کہ انبیاء کی پیشگوئیاں علمی اندازوں سے قطعی مختلف ہوتی ہیں۔ آئندہ واقعات سے ایسی حقیقتوں کا انکشاف ہوتا ہے جن کی تہ تک تجربہ و تخمینہ کا فارمولا کارفرما نہیں ہوتا۔ انبیاء کی پیشگوئیاں خوارق عادت یا معجزانہ خصوصیات کی حامل اسی وقت ہوں گی جب وہ واضح اور متعین ہوں اور انسانی وسائل علمی ... کو ان کی توجیہ سے قاصر و عاجز قرار دیں ورنہ وہ اٹکل سے کہی ہوئی ایک بات نہیں ہو سکتا ہے غلط ہو اور ہو سکتا ہے کہ صحیح ہو۔ یا وہ ایسی بے تکی اور مہمل شے ہے کہ اس کے کچھ معنی ہی مقرر نہیں۔ پیشگوئی اور اس قسم کی مہملات میں ایک اور فرق یہ ہے کہ پیشگوئی کا پہلے سے چرچا ہوتا ہے پھر جب واقعات سے اس کی تصدیق ہو جاتی ہے تو ایمان و آگہی میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ غلبہ روم کی پیشگوئی پر ہوا کہ جب رومی سالوں میں جیت گئے تو مسلمانوں نے ... خوشی کا اظہار کیا۔ اور مہملات توجیہ ... کو ذرا بھی متاثر نہیں کرتیں ... ان کا اس وقت استعمال ... ہوتا ہے۔ اور ان میں اس وقت ... ڈالا جاتا ہے جب بے خبری ... واقع ہو جاتا ہے۔“

(... ۵ اپریل ۱۹۶۸ء)

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ

” اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ آجکل قادیانی مرزا صاحب کی پیشگوئی کا بڑا اہتمام ہے ... اس کی سندات ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالی ... ہیں اور ... اخبار ... کو ... صاحب کا ایک الہام ہے ” داغِ ہجرت“ اس کو موجودہ انقلاب پر چسپاں کرنے کی کوشش ہو رہی ہے ..... غور فرمایئے پیشین گوئی جن معنوں میں خرقِ عادت اور غیر معمولی حقیقت ہوتی ہے اس کی کوئی جھلک بھی اس میں پائی جاتی ہے؟“

پھر لکھتے ہیں۔

”پہلے یہ تو بتایئے کہ نحو کی اصطلاح میں یہ کوئی جملہ بھی ہے جس سے سننے والے کے علم میں کوئی اضافہ ہوتا ہے، یہ خبر ہے؟ انشاء ہے؟ کیا ہے یہ داغِ ہجرت کیا ہے کون اٹھائے گا۔ کب اٹھائیگا مومنوں اور عقیدت مندوں کو یہ زحمت گوارا کرنا پڑے گی یا دشمن اسے برداشت کرینگے اس کے معنی کیا ہیں؟ اور اس میں پیشگوئی کی کونسی ادا پنہاں ہے؟“

اس کے جواب میں ہم یہ گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ مولوی ندوی صاحب زبانِ عربی اور قرآن کریم کے اسلوب بیان سے قطعاً ناواقف ہیں۔ یہ بات عربی کی مسلمہ صداقت میں سے ہے کہ مختصات اور مقطعات اور ناقص مرکبات اور الفاظ اور حروف ... حرکات و سکنات بھی جملوں کے قائم مقام واقع ہو جاتے اور ان کے معنی ادا کرتے ہیں ایک معمولی عربی زبان اور اس کے قواعد جاننے والا ان مسلمات سے انکار نہیں کر سکتا ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہم ان سے اتنا ہی دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم میں مقطعات الٓمّٓ۔ الٓرٰ۔ کٓہٰیٰعٓصٓ وغیرہ جو استعمال ہوئے ہیں کیا ان کے متعلق مخالفین اسلام بھی اعتراضات نہیں کرتے۔ پس آپ بھی انہوں نے داغِ ہجرت کے متعلق کئے ہیں۔ ... ان کا مفہوم اسی طرح واضح ہے جس طرح انہوں نے ”داغِ ہجرت“ کے متعلق چاہا ہے۔

مولوی صاحب موصوف کا سارا زور اس امر پر ہے کہ یہ مرکب مہمل ہے اس سے کسی واضح امر کی نشان دہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ اگر وہ سمجھنا چاہتے تو ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعلان دعویٰ نبوت کا ہے جو آپ نے خدا تعالےٰ کے حکم سے کیا ہے۔ اس دعوےٰ کے بعد ان کا داغِ ہجرت والے الہام کو پیش کرنا صاف بتاتا ہے کہ یہ آئندہ ہجرت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ ہجرت کا تعلق انبیاء اور ان کی جماعتوں سے ہوتا ہے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے صاف وضاحت بھی موجود ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ

”ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے اور مسیح نے بھی اپنی ہجرت کی طرف انجیل میں اشارہ فرمایا ہے اور کہا ہے کہ نبی بے عزت نہیں ..... مگر اپنے وطن میں“

(تحفہ گولڑویہ)

پس اللہ تعالےٰ نے ”داغِ ہجرت“ الہام میں اسی طرف اشارہ کر دیا اور بتا دیا کہ ہجرت ضرور ہو گی۔ چنانچہ آپ نے ایک اور مقام پر تحریر فرمایا ہے۔

”انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔“

(تذکرہ طبع اول ص۱۵)

یہ تحریر ۱۹۰۵ء کی ہے جو واقعہ ہجرت سے بیالیس سال قبل کی ہے۔ اور اخبار بدر جلد ۱ نمبر ۲۲ ص۳ اور الحکم جلد ۹ ... میں شائع ہوئی تھی اور ان دو اخباروں کے ذریعہ سے مخالفوں اور موافقوں میں شہرت پا گئی تھی۔

اس میں تین باتیں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔

(۱) ہجرت ضرور ہو گی۔

(۲) وہ ہجرت آپ کی زندگی میں نہ ہو گی بلکہ آپکی وفات کے بعد ہو گی۔

(۳) وہ ہجرت آپ کے بعد اسی طرح خلیفہ ثانی کے زمانہ میں ہوئی جس طرح قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں ملنے کی پیشگوئی کا ظہور آنحضرت صلعم کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوا تھا۔ آپ نے مثال دے کر ہجرت کے زمانہ کو خلافت ثانیہ کے ساتھ وابستہ بتا دیا تھا اور اس امر کی وضاحت فرما دی تھی کہ دوسرا خلیفہ حضرت عمرؓ کا مثیل ہو گا اور اس کے زمانہ میں اس پیشگوئی کا پورا ہونا مقدر ہے۔ چنانچہ ہجرت ہوئی آپ کی وفات کے بعد ہوئی۔ اسی طرح اس پیشگوئی نے پورا ہو کر آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

اللہ تعالےٰ نے آپکو اس حادثہ فاجعہ کے آنے کی خبر دیتے ہوئے یہ بات بھی بتا دی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے خاندان اہلِ بیت کو امن و سلامتی کے ساتھ نکال کر لے جائے گا۔ چنانچہ ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء کی تحریر ہے کہ

”شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر ہیں کہ زمین کو ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے اور میں اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آیت پڑھو اور ... ان پر پھونک دو کچھ نقصان نہیں کریں گے۔ اور وہ آیت یہ ہے وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ“

(تذکرہ طبع اول ص۶۱۰)

چنانچہ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے وقت اللہ تعالےٰ نے سارے خاندان کو بحفاظت تمام نکال لیا۔ اور دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نشان بنا دیا۔ اس کے بالمقابل جو لوگ اس حادثہ میں قادیان رہ جانے والے تھے ان کے متعلق اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ دعا سکھا دی ”یا اللہ اب شہر کی ... ٹال دے یعنی ہم تیرے خاندان کو صحیح سلامت نکال لیں گے مگر جو پیچھے رہ جائیں گے ان کے لئے یہ دعا کام آئے گی۔ ... ہم ان کو ... اپنی حفاظت میں لے لیں گے

الہاماً ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"انہ اٰوی القریۃ لولا الاکرام لہلک المقام انی احافظ کل من فی الدار۔ ماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم۔ امن است در مکان محبت سرائے ما۔ کبھو نچال آیا۔ اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ اکرامک بعد توہینک یریدون ان لا یتم امرک واللہ یابی الا ان یتم امرک۔ انی انا الرحمٰن ساجعل لک سہولۃ فی کل امر۔ اُریک برکات من کل طرف۔"

(تذکرہ طبع اول صفحہ ۵۹۳ تا ۵۹۵)

یعنی وہ قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔ اس میں چار باتیں بتائی گئی تھیں۔

(۱) ملک میں بلائیں آئیں گی (۲) وہ قادیان میں بھی پہنچیں گی (۳) مگر قادیان میں آنے والی بلائیں دوسرے شہروں کی بلاؤں کے مقابلہ میں کسی قدر ہوں گی (۴) ان بلاؤں کے بعد خدا تعالیٰ پھر قادیان کو اسی طرح اپنی پناہ میں لے کر حفاظت کرے گا۔ جس طرح پہلے کرتا تھا۔

باقی ترجمہ یہ ہے کہ

"اگر مجھے تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو ہی ہلاک کر دیتا۔ میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہو بچا لوں گا۔ کوئی ان میں طاعون یا بھونچال سے نہیں مریگا۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے ایک زلزلہ آئے گا اور بڑی سختی سے آئے گا۔ اور زمین کو زیر و زبر کر دے گا۔ اس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دھواں نازل ہوگا۔ اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہونگے۔ میں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزت دوں گا۔ اور تیرا اکرام کروں گا۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جبتک تیرے تمام کام پورے نہ کرے میں رحمان ہوں ہر ایک امر میں تجھے سہولت دوں گا۔ ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔"

یہ سب باتیں جس وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی تھیں اسی وضاحت کے ساتھ دنیا نے پوری ہوتی دیکھیں خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا تعالیٰ نے بڑی شان سے پورا فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مرکز اور حضور کے خاندان اور الدار کو ان ابتلاؤں میں سے گذار کر حفاظت و نصرت فرمائی۔ اور دشمنوں کو ان کے بد ارادوں و منصوبوں میں ناکام و نامراد رکھا۔ اور جماعت کے دونوں حصوں کے لئے کامیابی ہم پہنچائیں۔

ان صداقتوں میں جہاں مخالفین احمدیت کے لئے سبق ہے وہاں جماعت سے الگ ہونے والے گروہ خوارج لاہور کے لئے بھی سر سر چشم ہے وہ بار بار جواب پا کر بھی اپنی لایعنی باتوں کو تو بار بار دہراتا رہتا ہے مگر ان حقائق کا کبھی جواب نہیں دیتا۔ نہ انکی طرف کبھی رُخ کرتا ہے

ہم مولوی محمد علی صاحب ندوی سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا اوپر والی پیشگوئیاں ایسی ہی واضح اور یا معنی نہیں۔ جیسی کہ غلبہ روم والی پیشگوئی تھی۔ اور کیا وہ ایک لمبا عرصہ پہلے شائع نہ کی گئی تھیں۔ اور کیا وہ پورا ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت کا روشن ثبوت نہیں۔

اور اگر ثبوت ہیں۔ تو پھر انہیں ایمان لانے میں کیا عذر باقی ہے۔

(البقیہ صفحہ ۷)

نظام حیات آج دنیا کی مشکلات کا حل کر سکتا ہے۔ اور پھر دنیا میں صحیح طور پر امن و امان اتحاد و اتفاق اور خوشحالی پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ نظام اسلام مادیت یعنی جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے ساتھ ساتھ روحانیت میں پرواز اور اخلاقیات میں ترقی کا درس بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلَام کہ یہ بنا فطرت اور خالق کائنات کا مقرر کردہ نظام اسلامی نظام کے برعکس اگر کوئی نظام طاقت کے زور سے یا فلسفہ کی رنگ آمیزی سے قائم کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ تو وہ کبھی مستقل طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہاں عارضی طور پر کامیاب نظر آ سکتا ہے۔ "ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ" ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
دُنیا میں سکا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آب بقا یہی ہے

ہر گھر میں درس القرآن کا انتظام

ایک بابرکت تجویز

از مکرم مولوی عبد الواحد صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ پر کہ پرانے وقتوں میں جب آپ ناظر تعلیم و تربیت تھے۔ اس حیثیت سے آپ نے جماعت احمدیہ کی گراں قدر رہنمائی فرمائی۔ اگر آپ کی زریں ہدایات میں سے کسی ایک پر بھی عمل کیا جائے تو کایا پلٹ سکتی ہے اور جماعت تربیت کے اعلیٰ مقام کو پا سکتی ہے۔ منجملہ ایک تحریک آپ نے یہ فرمائی کہ دوست اپنے گھروں میں بھی قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری کریں اور یہ درس خاندان کے بزرگ کی طرف سے دیا جانا چاہیئے۔ آپ نے اسی سلسلہ میں تحریر فرمایا کہ اس درس کے لئے بہترین وقت صبح کی نماز کے بعد کا ہے۔ لیکن اگر وہ مناسب نہ ہو تو جس وقت بھی مناسب سمجھا جائے اس کا انتظام کیا جائے۔ اس درس کے موقعہ پر گھر کے سب لوگ مرد عورتیں لڑکے لڑکیاں بلکہ گھر کی خدمت گاریں بھی شریک ہوں اور بالکل عام فہم سادہ طریق پر دیا جائے اور درس کا وقت بھی پندرہ بیس منٹ سے زیادہ نہ ہو تاکہ طبائع میں ملال نہ پیدا ہو۔ اگر ممکن ہو تو کتاب کے پڑھنے کے لئے گھر کے بچوں اور ان کی ماں یا دوسری بڑی مستورات کو باری باری مقرر کیا جائے اور اس کی تشریح یا ترجمہ وغیرہ گھر کے بزرگ کی طرف سے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کے خانگی درس ہماری جماعت کے گھروں میں جاری ہو جائیں تو علاوہ علمی ترقی کے یہ سلسلہ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کے لئے بھی بہت مفید اور با برکت ہو سکتا ہے۔

(الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۳۸ء منقول از حیات بشیر صفحہ ۵۵)

خاکسار

عبد الواحد انسپکٹر تعلیم و تربیت

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ ۶)

کے بعد کہنے لگے کہ مجھے آپ سے گفتگو کر کے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ الفاظ کی تحقیق و تدقیق میں آپ کی نظر بہت وسیع ہے مجھے آپ کچھ کتب مطالعہ کے لئے دیں تاکہ میں بغور مطالعہ کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچ سکوں گا۔ خاکسار نے جواباً عرض کیا کہ یہ کوئی ہم لوگوں کی خوبی نہیں ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس دور میں جبکہ حدیث نبوی "لم یبق من القرآن الا رسمہ" کے مطابق چودھویں صدی کے علماء قرآنی علوم سے تہی دست دکھائی دیتے ہیں تو ثریا تک الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام نے قرآن فہمی اور قرآن کریم کے حقائق و معارف کے دریا بہا دیئے ہیں۔ لہٰذا آج صرف اور صرف قرآنی علوم کی وارث جماعت احمدیہ ہی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ متعلقہ تسبیح و تحمید اور درود شریف بھی پڑھا بہت اچھا اثر لیا۔ مقامی جماعت کی جانب سے مکرم مولوی صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔

انفرادی طور پر بعض اہم تربیتی امور بھی انجام دیئے۔ اور انفرادی طور پر تبلیغ بھی جاری رہی۔ ۱۰ اپریل کو خاکسار بہار کا دورہ ختم کر کے میٹنگ (؟) نگران کی شرکت کی غرض سے کلکتہ پہنچ گیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب جماعت کے پُرخلوص تعاون کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت

وصولی وعدہ چندہ وقفِ جدید بابت ۱۹۶۸ء

ایسے احباب جنہوں نے وقفِ جدید کے گیارہویں سال کے وعدوں کے ساتھ ادائیگی بھی کردی ہے ان کے اسمائے فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض ملاحظہ و دعا ارسال کردی گئی ہے اور قارئین اخبار سے بھی دعا کی درخواست کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمادے اور مزید خدمتِ دین کی برابر توفیق بخشے۔ آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

قادیان

حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب ۲۷/-
عزیز سعادت احمد ابن " " ۶/۵۰
" ارادت احمد " " ۶/۵۰
حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۲۰/۴۰
عزیز صاحبزادہ میاں کلیم احمد صاحب ۱۲/۲۰
مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی ۶/-
" امیر احمد صاحب ۶/-
بابو محمد فہیم اللہ صاحب ۶/-
حافظ عبد الرحمٰن صاحب ۵/-
مکرم محمد شریف احمد صاحب ڈوگر ۱۲/-
مولوی عبد الواحد صاحب فاضل ۷/-
" محمد یوسف صاحب کھکنڈو ۶/۵۰
مکرم خواجہ عبد الستار صاحب ۷/-
" محمد ابراہیم صاحب غالب ۶/۵۰
" بابا محمد دین صاحب ۶/-
" بابا نور احمد صاحب ۶/-
" ملک خیر الدین صاحب ۶/-
" ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۶/-
" فضل الٰہی خاں صاحب ۶/-
" چودہری محمد طفیل صاحب
از جملہ بچگان ۱۰/-
" عبد الرشید صاحب نیاز ۶/-
" مستری محمد حسین صاحب ۶/-
" ماسٹر عطاء اللہ خاں صاحب ۶/-
" قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ۱۲/-
" مولوی غلام نبی صاحب ۶/۶۸
" چودہری عبد القدیر صاحب ۲۹/-
بمعہ بیوی بچگان
مولوی عبد القادر صاحب دہلوی ۶/-
" مرزا محمود احمد صاحب ۱۱/-
" مرزا محمد اسحاق صاحب ۶/-
عزیزہ امۃ الرشید بنت " ۶/-
" بشیر احمد صاحب گیانی ۶/-
" ممتاز احمد صاحب ہاشمی ۶/-
بچگان ممتاز احمد صاحب ہاشمی ۶/-
" ڈاکٹر غلام ربانی صاحب ۶/-
" محمد شفیع صاحب دکاندار ۶/۷۵
" چودہری نور علی صاحب ۷/-
" ذو الفقار احمد صاحب ۶/۰۶
" حافظ صلاح الدین صاحب بمعہ بیوی بچگان ۱۰/-

محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ ۱۶/-
" اللہ رکھی اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب ۶/۶۲
" قدسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ ابراہیم صاحب غالب ۶/-
" مائی عالم بی بی صاحبہ اہلیہ بابا جلال الدین صاحب ۶/۵۰
" مطلوبہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب دکاندار ۷/۵۰
" منصورہ خاتون اہلیہ بشیر احمد صاحب گیانی ۶/-
" نجم النساء صاحبہ اہلیہ ماسٹر اسمٰعیل صاحب ۶/-
مکرم قریشی فضل حق صاحب بمعہ بچگان ۱۱/-
عزیزہ ساجدہ رحمٰن صاحبہ ۶/۱۰
" ممتاز مسرت بنت خلیل الرحمٰن صاحب ۶/-
صاحبزادی امۃ العلیم عصمت بنت
صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ۶/۳۰
صاحبزادی امۃ الکریم کوکب بنت " ۶/۱۰
" امۃ الرؤف بنت " ۶/۳۰

حیدرآباد

مولوی سراج الحق صاحب ۶/۷۵
محترمہ ناصرہ سراج صاحبہ ۶/۷۵
بچگان مولوی سراج الحق صاحب ۶/۷۵
مکرم سید محمد عقیل صاحب ۹/-
" محمد احمد صاحب غوری ۱۶/-
" فاضل کرم علی صاحب غوری ۹/۲۰
" غلام حیدر خاں صاحب ۱۰/-
" آفتاب احمد صاحب ۶/-

سکندرآباد

مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ۲۸/-
عزیزہ صدیقہ بیگم بنت " ۲۱/-
" فیض النساء بیگم بنت ۱۱/-

دیودرگ

عزیز حکیم احمد ابن ایم۔ اے حکیم صاحب ۶/۰
" برکات احمد سلیم ابن ایم۔ اے حکیم صاحب ۶/-
" طاہر احمد منور " " ۶/-
" مبارکہ بیگم صاحبہ بنت " ۶/-
" محمود احمد خلیل ابن " " ۶/-

شیموگہ

مکرم ایس۔ آر۔ عبد الرؤف صاحب ۱۵/۲۵
" محمد عثمان صاحب ۶/۷۵
" نور احمد صاحب سوریب ۱۰/-

محترمہ اہلیہ صاحبہ ایم عبد الرحمٰن صاحب ۶/-

باگیپلی / بادگیر

محترمہ رضیہ سلطانہ منظور صاحب ۱۵/-
مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب ۲۱/-
" عبد النصیر صاحب ۱۲/۵۰
" منصور احمد ولد عبد الحی صاحب ۱۰/۵۰
" سیٹھ عبد الحی صاحب منجانب سیٹھ نثار احمد صاحب ۲۲/-
محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ ۲۰/-
مکرم رفعت اللہ صاحب غوری ۲۲/-
محترمہ حاجی رسول بی صاحبہ ۲۰/-
مکرم رحمت اللہ صاحب گڈے ۸/-
بچگان رفعت اللہ صاحب غوری ۱۳/-
" فضل الرحمٰن صاحب ولد نذیر احمد صاحب بڑکی ۷/-
" عبد السلام صاحب مینجر ۲۹۹ ۶/-

بنگلور

مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب ۱۶/-
" مرزا شریف احمد ابن عبد الرحمٰن صاحب ۳/-
" نعیم النساء اہلیہ " ۳/-

ستان کولم

مکرم اے عبد المنان صاحب ۴۲/-
" ٹی۔ اے احمد صاحب ۱۵/-
" اے نعمت اللہ صاحب ۱۰/-
" اے ڈین۔ اے رحمت اللہ صاحب ۱۵/-
" اے عبد المجید صاحب ۸/-
" وی شرق صاحب ۷/-
" دستگیری سادنت حارثی ۲۷/۷۵
بلا تفصیل

کوڈی پاکھور

مکرم ایم سی محمد صاحب ۱۴/۵۰
" ٹی کے کویا شی صاحب ۱۰/-
" کے ٹی نصیر صاحب (غیر احمدی) ۶/-

پنتہ پریم

مکرم کا کے محمد تلوی صاحب ۶۰/-

پلینگاڈی

مکرم اے محمود صاحب ۱۲/-
" بی عبد الرحیم صاحب ۸/-
" کے محمد کنجی صاحب کالیکٹ ۶/-
ایم کے موئی دوفی صاحب " ۱۲/-
اے کے محمد کویا صاحب " ۶/-

کرنول

مکرم سید محمد زبدی صاحب ۶/۵۰
" عابد حسین صاحب ۶/۵۰
" عبد العزیز صاحب ۵/۵۰
" محمد عظمت اللہ صاحب ۶/۵۰

مکرم احمد ادلین صاحب ۶/۵۰
" محمد عبد السمیع صاحب بمعہ اہل و عیال ۶/۵۰
محترمہ اہلیہ سید محمود علی صاحب ۶/۵۰
عزیزہ صبیحہ بیگم بنت عبد الحمید کھڑک پور ۶/-
" عطیہ بیگم " " " ۶/-
ایم محمد کنجو صاحب ایراکولم ۶/-
مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب لسنہ ۶/-
" عبد الغنی آدم صاحب ہبلیگام ۶/-
" اقبال احمد صاحب " ۵/-
" حسن چاند صاحب " ۵/-

شاہجہانپور

مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی ۷۲/-
عزیزہ عابدہ انجم صاحبہ بنت " ۶/-
عزیز محمد زاہد احمد صاحب ابن " ۶/-
عزیزہ ثمینہ انجم صاحبہ بنت ۶/-
" محمد آنس صاحب ابنہ ۶/-
" عبد الرزاق صاحب گونڈہ ۱۲/-
" بابو محمد یوسف صاحب سیگور ۱۲/-
" ضمیر احمد ابن اسلم خاں فتح پور ۶/-
محترمہ بلقیس جہاں صاحبہ " " ۳/-
مکرم عبد السلام صاحب ندلیسر ۱۲/-
" عطاء الرحمٰن صاحب مونگا بنی ۶/-
" از طرف والدین " ۶/-
" سید عبد الجبار صاحب مونگھیر ۸/-
" شیخ عبد الغفور صاحب " ۷/۵۰
" سید عبد الغفار صاحب منجانب
سید عبد الجبار و اہلیہ مرحومین ۸/-
بچگان منیر العارفین صاحب ۶/-
محترمہ بلقیس بیگم اہلیہ " " ۶/-
" خورشید جہاں صاحبہ بھتولی ۱۲/-
عزیزہ مبشرہ احمد صاحب ۶/-
مکرم بشیر عالم صاحب غازی پور ۱۰/-
" سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ ۱۵۰۰/-
" مولوی سید بشیر الدین صاحب بھاگلپور ۲۱/۵۰
منجانب والدین مرحومین ۲۱۰/-
" سید یعقوب الرحمٰن صاحب جے پور ۱۳۵/-
عزیز ارحمٰن ابن " " ۶/-
مجیب الرحمٰن " " " ۶/-
امۃ العزیز بنت " " ۶/-
امۃ اللہ " " " ۶/-
امۃ النور " " " ۶/-
امۃ الرحمٰن " " " ۶/-
محترمہ حمیدہ خاتون اہلیہ " " ۸/-
" سکینہ خاتون اہلیہ و بچگان مولوی
سید بشیر الدین بھاگلپور ۹/-
مکرم مولوی سید علاء الدین احمد شاہ
صاحب قادری بمعہ اہلیہ و
بچگان ڈھینکانال ۴۴/-
مکرم قریشی محمد سلیمان صاحب سنگاپور ۱۲/-
(باقی)

فیصلہ جات شوریٰ بابت تحریک جدید

سالِ رواں کی مجلس مشاورت میں چندہ تحریک جدید کے متعلق ذیل کے فیصلہ جات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے ہوئے ہیں:۔

(۱) جماعتیں ایسے کمانے والے افراد کی مکمل فہرستیں (مع تفصیل آمدن وغیرہ) جو تحریک جدید کے کسی دفتر میں شامل نہیں تیار کریں اور اس سال ۲۰ مئی تک وکالت مال کو ارسال کریں۔

آئندہ ہر سال ایسی فہرستیں آخر فروری تک وکالت مال کو بھجوا دی جایا کریں۔

(۲) ایسے افراد کو اجتماعی اور انفرادی طور پر عہدیداران جماعت تحریک کریں کہ وہ حسبِ مقدرت دفتر سوم میں شامل ہوں۔ اور وعدہ جات کی فہرست اس سال ۱۵ جون تک وکالتِ مال کو ارسال کر دی جائے۔

(۳) مذکورہ بالا دونوں فہرستوں کے جائزہ کے بعد وکالتِ مال بھی ایسے افراد کو جنہوں نے انفرادی طور پر دفتر سوم میں شمولیت کی تحریک کرے۔

(۴) امراء و دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ یہ عہد کریں کہ وہ حتی المقدور کوشش کریں گے کہ ان کی جماعت کے دفتر سوم کے چندہ کی مقدار دفتر اول دوم کے چندہ کی مجموعی مقدار کا کم از کم ۳۰ فی صدی ہو جائے۔

(۵) بچوں اور مستورات کو دفتر سوم میں شامل کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔

(۶) جن جن علاقوں میں صوبائی یا علاقائی نظام قائم ہے۔ وہاں کے کوئی صوبائی یا علاقائی امراء اگر یہ دیکھیں کہ کسی قسم کی علاقے یا مقامی جماعت کے عہدیداران بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ تو وہ اس کامیاب جماعت کے عہدیداران سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان جماعتوں میں جہاں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی۔ دورہ کر کے احباب کو اس جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیں ....

(۷) اگر کسی علاقے میں خاطر خواہ کامیابی نظر نہ آئے تو اس علاقے کے امیر یا پریذیڈنٹ کی درخواست پر یا وکالتِ مالی خود اپنے طور پر ..... اس علاقہ کا دورہ کر کے احباب کو اس مالی جہاد میں شامل ہونے کی دیں۔" (الفضل ۱۴/۴/۶۸)

امید ہے جماعتیں نمبر ا کے مطابق فہرستیں ۲۰ مئی تک صیغہ ہذا کو بھجوا دیں گے۔ صیغہ ہذا دفتر کے لئے تیار ہے۔ جس رپورٹ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ براہِ کرم جماعتیں دیگر متعلقہ شقوں کے متعلق بھی خاص توجہ فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders No-16 Mangoe Lane Calcutta-1

ٹیلیفون نمبرز 23-1652 / 23-5222

تار کا پتہ:- Autocentre

وصایا

نوٹ۔ وصیتیں منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دی جائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۴۶ - خورشیدہ رقیہ اہلیہ منظور احمد صاحب گھنوکے قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ /۵۰۰ روپے انگوٹھی طلائی دو عدد وزنی قریباً ایک تولہ۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزنی تقریباً ایک تولہ۔ ٹاپس طلائی وزنی تین ماشہ رتیں اندازاً تین سو روپیہ) ہے پس میری کل منقولہ جائیداد بشمول حق مہر و زیور مبلغ آٹھ صد پچیس روپیہ بنتی ہے۔ میں اس مندرجہ بالا جائیداد قیمتی آٹھ صد پچیس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ کے لحاظ سے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔ الامستہ خورشیدہ رقیہ

گواہ شد۔ منظور احمد گھنوکے خاوند موصیہ دار المسیح قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب۔ انڈیا۔ گواہ شد۔ قریشی عطاء الرحمن صاحب ولد حافظ محمد امین صاحب۔ دار المسیح قادیان دار الامان

وصیت نمبر ۱۳۶۴۷ - سیدہ مبصرۃ النساء زوجہ سید بشیر احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن رامچندر پور۔ ڈاکخانہ کوڈ ضلع ۔۔۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۷/۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری جائیداد منقولہ اس وقت پانچ عدد طلائی چوڑیاں ایک طلائی ہار۔ کان کا پھول طلائی ۲ عدد۔ کل وزن چار تولہ ۵ ماشہ ہے۔ موجودہ قیمت ۲۵۔ ۷۷۳ ایک تولہ کی قیمت /۱۴۰ روپیہ۔ کل تین ۲۵۔ ۹۱۴ روپیہ حق مہر بذمہ شوہر /۱۰۰۱ روپیہ ہے اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جو میری جائیداد ہوگی۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامستہ سیدہ مبصرۃ النساء

گواہ شد احقر سید بشیر احمد شوہر موصیہ بھوبنیشور۔ نیوکیپٹل ضلع پوری اڑیسہ۔ میں مہر کا ۱/۱۰ حصہ قسطوار ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں انشاء اللہ۔ بشیر احمد ۶۷/۵/۲

گواہ شد۔ سید منظور احمد مرحوم صدر جماعت احمدیہ بھوبنیشور نیوکیپٹل ضلع پوری۔ اڑیسہ

وصیت نمبر ۱۳۶۴۸ - بشریٰ بیگم بنت محمد محبوب صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور میسور سٹیٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ نہ غیر منقولہ میری جیب خرچ کے لئے والدہ صاحبہ کی جانب سے مبلغ دس روپیہ ہر ماہ ملتے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامستہ
بشریٰ بیگم

گواہ شد۔ انور احمد ولد محمد محبوب معلم جماعت وہم دیودرگ برادر موصیہ

گواہ شد۔ عبد الغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دیودرگ

دل کا چین کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

(بقیہ صفحہ اوّل)

سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت مادیات کی ترقی تو نصف النہار تک پہنچ چکی ہے۔ مگر روحانیت کی عدم موجودگی کے سبب یہ ترقیات انسان کو جہنم کے قریب کر رہی ہیں۔ تو خالق ارض و سماوات ان حالات کو دیکھ کر کیسے خاموش رہ سکتا ہے اور اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے اور اس کی روحانی تشنگی دور کرنے کیلئے اس نے کوئی سامان نہیں کیا ہے؟ کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔ جس طرح رات کے بعد دن کا آنا ضروری ہے۔ اور پھر دن کے بعد رات آجاتی ہے اسی طرح ہدایت اور ضلالت کا دور ہے۔ رات یعنی دور ظلمت و ضلالت اپنے انتہا کو پہنچ چکی اس لئے دور ہدایت کا آشکار ہو چکا ہے اور روحانیت کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ جن لوگوں نے اپنی دل کی کھڑکیوں کو کھولا وہ اس سورج کی نور رسانی سے مستفیض ہو رہے ہیں اور اپنا کھویا ہوا اطمینان حاصل کر رہے ہیں مگر وہ لوگ جنہوں نے تاریکی اور ظلمت سے پیار کیا اب تک بحر ضلالت میں غرق ہیں۔ وہ دل کے چین سے اسی طرح محروم ہیں ... آگاہ ہو بیٹھے کہ دل کا چین صرف اور صرف خدا پر پختہ ایمان پر منحصر ہے اور خدا پر پختہ ایمان حاصل ہونا فرستادۂ خدا کی روح پرور تسلیم اور رہنمائی پر منحصر ہے۔

(۲) اب سوال یہ ہے کہ وہ فرستادۂ خدا کون ہے جس کے فیوض روحانی سے ایک مردہ دنیا زندہ ہو سکتی ہے اور اپنی کھوئی ہوئی متاع یعنی دولت ایمان اور اطمینان قلب کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے؟

وہ فرستادۂ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی روحانی فیض رسانی کامل اور اتم پیروی کے طفیل قادیان کی مقدس سرزمین سے آپ نے دین کے احیاء اور بقا پر سچا اور تازہ ایمان پیدا کرنے کے لئے ایک کامل جن کا ظہور ہوا۔ اور آج اس پر دنیا پر تینتیس لاکھ کی آبادی ان کے فیوض روحانی سے مستفیض ہو کر زندہ اور تازہ ایمان کی دولت اور اطمینان قلب سے بہرہ ور ہو چکی ہے۔ اور معلوم دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے۔

جہاں ان کے پیرو موجود نہیں ہیں۔ وہ اس دولت ایمانی کے تقسیم کرنے میں دن رات منہمک ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو بھی اطمینان قلب میسر ہو اور آپ بھی ایسی ہی دولت ایمانی سے بہرہ ور ہوں تو بلا توقف اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اپنی کھوئی ہوئی متاع کو حاصل کرنے کے لئے ایک پاک دل اور صاف سینے کے ساتھ اس کا کھوج لگائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی رہنمائی کرے گا اور آپ اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ ور ہو سکیں گے۔ جو خداوند رب العلمین نے آپ کے لئے اتارا ہے!!

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

ضروری اعلان

سیکرٹریان امور عامہ و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے

نظارت ہذا کی طرف سے رپورٹ کارگذاری سیکرٹریان امور عامہ کے بارہ عدد فارم ہر جماعت میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ سیکرٹریان امور عامہ اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ باقاعدگی سے مطبوعہ فارم پر اپنی جماعت کی کارگذاری کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں بھجوایا کریں۔ تاکہ مرکز جماعتوں کے حالات و کوائف سے باخبر رہے۔ اور رشتہ ناطہ۔ ازالہ تنازعات۔ انسداد بیکاری و دیگر امور میں جماعتوں کو ہر ممکن تعاون دے سکے۔

فارموں کے ہمراہ فرائض سیکرٹریان امور عامہ بھی ارسال ہیں۔ نیز ایک فارم قابل شادی افراد کے کوائف قلمبند کر کے نظارت میں بھجوانے کیلئے ارسال کیا جا رہا ہے جملہ سیکرٹریان امور عامہ و صدر صاحبان ان امور میں تعاون دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

درخواستہائے دعا

۱۔ عزیز عبدالحق فانی ابن خواجہ محمد صدیق صاحب فانی امسال نویں جماعت کا امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے درویشان کرام اور جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ کشمیر

۲۔ میری لڑکی عزیزہ سیدہ مبارکہ بیگم بی۔اے پارٹ فرسٹ اور میرے عزیز سید غلام احمد ربانی ایم۔اے۔سی فائنل کا امتحان دینے والے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جملہ احباب جماعت سے دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی التماس ہے۔ خاکسار سید کریم بخش کلکتہ

۳۔ چند روز سے خاکسار کی بینائی کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا ہے جس کی وجہ سے سخت گھبراہٹ محسوس کر رہا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ اور علاج آسان طریقہ سے ہی کارگر ہو جائے
خاکسار راجہ مظفر خان دیولگام کشمیر

۴۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو دوسرا نواسہ عطا فرمایا ہے عزیز نومولود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے نیز خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح میری بچی عزیزہ شاہدہ بانو بی۔ٹی۔سی چھوٹا لڑکا مظفر احمد ... ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہے ہیں تینوں بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار فضل الرحمٰن اڑیسہ

۵۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار نے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کے فائنل امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ خاکسار ان تمام احباب کا تہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے اس عاجز کے لئے دعا فرمائی۔ اب میرا لڑکا عزیز سید جاوید انور ہائر سیکنڈری کا امتحان دے رہا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی اور خاکسار کی کامیاب پریکٹس کے لئے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور

۶۔ مکرم مرزا اطہر بیگ صاحب لش گنج (ربعلتنہ) کا چھوٹا بچہ عزیز افتخار بیگ سخت بیمار ہے کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔
خاکسار عبدالعظیم درویش قادیان

نیا تحفہ

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے انچارج دفتر تحریک جدید قادیان فرماتے ہیں کہ
"کئی روز سے میرے دانتوں میں درد تھا۔ رات ہی درویش منجن لگانے سے آرام آگیا"

ایک

دانتوں کی جملہ امراض پائیوریا۔ پانی لگنا۔ ماسخورہ۔ درد کے لئے زود اثر تحفہ ہے۔ نیز دانتوں کے میل کو صاف کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتیوں کی طرح سفید بناتا ہے

قیمت ایک ڈبیہ ... درویش منجن ... سرمہ درویش

درویش امرت دھارا۔ درویش سینٹ۔ سب دستہ عافیہ ... قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ شیشی کی سلائی ساتھ ہی مفت۔
پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ

منیجر دواخانہ درویش رجسٹرڈ قادیان

درویش منجن